کوئی گنجائش نہیں۔ جب کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ، تابعین، تبع تابعین۔ ائمہ دین کے عہد خیر القرون امویوں، عباسیوں، فاطمیوں، اور عثمانیوں کے دور و اسپین میں اس قسم کے جلوسوں اور سیرت کے نام پہ بدعات و خرافات کی کوئی جھلک دکھائی نہیں دیتی۔ موجودہ جلوسوں کی تاریخ، قیام پاکستان سے چند سال قبل قصبہ پٹی سابق ضلع قصور کے عبدالمجید قریشی سے شروع ہوتی ہے یہ ہے اس کا دینی ماخذ، مسلمانو! سوچو کہ تمہیں قیامت کے روز دین کے نام پر بے دینی، سیرت کے نام پر خرافات و بدعات اسراف و تبذیر کہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس سے بہت دور نہ لے جائے۔ اور اسی کی پاداش میں مجرم بنا کر اللہ کے حضور پیش نہ کر دیا جائے۔ دین نام ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مکمل اتباع کا ہے

بہ مصطفیٰ برساں خویش را کہ دیں ہمہ اوست
اگر باو نہ رسیدی تمام بولہبی است

جنرل محمد ضیاء الحق ۔ جولائی ۷۷ء میں ملک کی مسند اقتدار پہ اس وقت براجمان ہوئے جبکہ ملک تیزی سے ایک آمر کی آمریت سے زوال پذیر تھا۔ جنرل محمد ضیاء الحق نوے دن میں انتخابات مکمل کر کے اقتدار منتخب نمائندوں کے سپرد کر کے فوجی بیرکوں میں واپس جانے کے وعدے پر تشریف لائے تھے۔ اے کاش جنرل صاحب اپنے وعدے کا ایفاء کر کے تاریخ اقتدار میں اپنا نام سربلند کرتے جنرل محمد ضیاء الحق نے ۷۷ء سے دسمبر ۸۴ تک بے شمار ریڈیائی تقریروں، پریس بیانات اور مختلف سرکاری و غیر سرکاری مجالس میں خطابات ارشاد فرمائے۔ پورے تسلسل کے ساتھ جنرل ضیاء الحق صاحب نے ملک میں مکمل اسلام کے نفاذ کا وعدہ اور اعلان فرمایا۔ چنانچہ فروری ۷۹ء سے چار شرعی حدود کے نفاذ کا آرڈیننس جاری ہو چکا ہے لیکن عملاً ان چار حدود کے نفاذ کا پورے ملک میں کہیں سایہ بھی دکھائی نہیں دیتا ان چھ سالوں میں نہ کسی چور کا ہاتھ کاٹا گیا نہ کسی شرابی کو کوڑے لگائے گئے۔ نہ کسی شادی شدہ زانی کو سنگسار کیا گیا نہ کسی راشی کا محاسبہ کیا گیا۔ اور ہمیں تو خوردبین لگا کر بھی کہیں اسلام کا اقتدار نظر نہیں آرہا۔ ہم سے تو جنرل نمیری ہی بازی لے گئے۔ جنہوں نے ایک سال میں چوروں کے ہاتھ کاٹے شرابیوں کو کوڑے لگائے اور دوسری شرعی حدود کا نفاذ کر کے سال بھر میں سوڈان کی قسمت کو بدل دیا۔ اب جبکہ حالات یہ ہیں قتل و غارت عام ہے۔ دفاتر میں رشوت کے کھلے بندوں سودے ہوتے ہیں لیکن افسر شاہی کو کوئی پوچھنے والا نہیں۔ چور دندناتے پھرتے ہیں۔ شرفاء کا راتوں کا چین اور دن کا سکون ختم ہو چکا ہے۔ شراب و زنا کی بے شمار وارداتیں اخبارات میں پڑھی جا سکتی ہیں۔ فحاشی اور آوارگی کا دور دورہ ہے۔ اسلام آخر کب آئے گا۔ وعدہ فردا پر قوم کو ٹالنا اور عملاً اس کی تنفیذ نہ کرنا حسین خوابوں سے قوم کو لوریاں دے کر سلا دینا تو کوئی مشکل